تربیت و تزکیہ

مدنی شیخؒ کی مجلس میں

ملفوظات حضرت مولانا الشیخ عبدالغفور العباسی
مہاجر مدینہ قدس سرہ

جامع و مرتب
احقر سمیع الحق عفی عنہ بزمانہ قیام مدینہ ۱۳۸۳ھ
مقام
مدینہ طیبہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
زمانہ ملفوظات
۲۲ رمضان المبارک تا ۲۰ ذی قعدہ ۱۳۸۳ھ

گذشتہ سے پیوستہ

فرمایا: عورتوں کا مساجد میں جانا بھی آجکل فیشن بن گیا ہے، مسجد نبوی میں فیشن کر کے جاتی ہیں اور وہاں جاکر باتیں کرتی ہیں اور گپ لگاتی ہیں، بلکہ اکثر لوگ آجکل "حج کردن تماشا جہاں بودن" کا مصداق بن گئے ہیں۔ روح حج کی طرف آجکل بالکل توجہ نہیں۔ لوگوں نے اسے سیر و سیاحت بنالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آداب حج برکات حج اور صحیح حج نصیب فرمائے۔

ایک مریض کو مخاطب ہوکر فرمایا اس سفر میں مرض کا آنا، تکالیف کا آنا، سب کفارہ ہے۔ ترقیٔ درجات ہے، اور یہ تکلیف بھی ضیافت نبوی ہے۔

فرمایا: تصوف کی روح اتباع سنت اور درستگیٔ اخلاق و عبادات ہے۔ میرا ایک رفیق تھا، میں نے اسے ایک دفعہ ڈانٹا اور ناراض ہوا، تو اس نے مجھے لکھا کہ تم اچھے اچھے کھانے کھاتے ہو، میں نے کہا کہ میرے بزرگ تصوف خشک کھانے اور تر کھانے کا نام نہیں ــ بلکہ "حسن المعاملۃ مع الخلق والخالق" کا نام ہے۔ کہ مخلوق کو بھی دھوکہ نہ دے اور خالق کو بھی دھوکہ نہ دے۔ آجکل اس چیز کا لحاظ کم ہے لوگ کشف و کرامت، خوارقِ عادات وجد اور حالات میں پڑے ہوئے ہیں۔ ہمارے حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ فرماتے ہیں کہ "کشف را بر کفش زند" یہ سب قشور (چھلکے) ہیں۔ ان کو پھینک دینا چاہئے۔ مقصد صرف قرب حق رضائے حق ہے

اور وہ محصور ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات و اطوار میں ہر صورت میں جہاں بھی امکان ہو، معاملات ہوں، عبادات ہوں، اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا ہر چیز میں۔

فرمایا: "نظر بر قدم" کے بارہ میں میرے شیخ فرماتے تھے کہ نظر بر قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سالک کو ہر وقت حضورؐ کے قدم پر نظر رکھنی چاہیے۔ عادات، اطوار، عبادات اور معاملات میں۔

فرمایا: ایک شاذلیؒ بزرگ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کے گلی کے ایک پتھر کو عقیدت اور محبت سے دیکھنا قطب اور غوث کے دیکھنے سے بہتر ہے۔ حضورؐ کے قدمین شریفین نے ان گلیوں کو مس کیا ہے پھر حضورؐ کی نظر کیمیا اثر سے تو مدینہ کے آس پاس کی کوئی جگہ خالی نہیں رہی۔ عقیدت، اور ادب و احترام کی ضرورت ہے، پھر یہاں سے کوئی شخص خالی نہ جائے گا۔ سید مصطفیٰ علیہ السلام کا دروازہ تو قیامت تک کھلا ہے جس کا جی چاہے وہ آئے اور لے جائے۔ ع

ایں درگہ ما درگہ نا امیدی نیست

دین اور دنیا دونوں یہاں ملتے ہیں مگر محبت اور عقیدت شرط ہے ——

فرمایا: ایک دفعہ میں مدینہ طیبہ پیدل آرہا تھا، میرے بھائی مولوی عبدالقیوم صاحب جنکا انتقال ہو چکا ہے۔ اور ایک دوسرے بزرگ مولانا مستجاب خان چترال والے ساتھ تھے، جو صحیح العقیدہ، شب خیز، کم سخن، تہجد گزار ہے، عاشق ہے، حضورؐ کا نام سنتا ہے، تو گریہ طاری ہوتا ہے۔ ہم تینوں کا سفر پیدل تھا، جب "بیر الشیخ" پہنچے، خادم میں تھا دونوں کا، مولوی صاحب عمر میں مجھ سے کچھ بڑے تھے یا قریب، اور بھائی چھوٹا تھا۔ مستورہ سے بیر الشیخ تک کی منزل بہت سخت تھی، مولوی صاحب نے کہا تھکاوٹ اور سفر کی خشکی بہت چڑھ گئی ہے، آج ہمارے لئے پلاؤ پکاؤ۔ پکایا۔ کھا کر سو گئے تو خواب میں دیکھا کہ مسجد نبوی میں حاضر ہوں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہیں۔ اور سو رہے ہیں، مصافحہ کا خیال آیا، مگر آرام کے خیال سے تعرض کرنا مناسب نہ سمجھا اسی درمیان اپنے آپ کو خواب میں بیر الشیخ میں دیکھا کہ والدہ بھی ساتھ ہے اور دیکھا کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں تشریف لائے ہیں شیخین (ابوبکرؓ و عمرؓ) بھی ساتھ ہیں میں نے والدہ سے کہا کہ میری خواہش ہے کہ حضورؐ کو دعوت دوں۔ فرمایا کہ ہزاروں لوگ ہیں، کس کی دعوت قبول فرمادیں گے۔ ؟ میں نے کہا میری دعوت اخلاص کی ہے قبول کرلیں گے۔ اسی خیال میں تھا کہ جاگ اٹھا۔ وہاں سے ابیار حسانی کی منزل سات آٹھ گھنٹے کی ہے، ہم ذرا دیر سے

ظہر کے بعد نکلے، چلتے چلتے صبح کا وقت ہوا، دیر سے نکلے تھے، ابھی منزل آئی نہیں تھی مگر اس وقت اندازہ یہ ہوا کہ منزل تک ۱۵ منٹ کا راستہ ہوگا۔ بھائی کو میں نے پانی کی مشک اور چھتری دی اور خود استنجا کرنے ٹھہرا، فارغ ہوا تو غلطی سے دائیں طرف چلنے لگا اور منزل کا راستہ غلط ہو گیا۔ چلتے چلتے دوپہر ہوئی، نہ پانی نہ چھتری نہ ساتھی، جنگلی راستہ تھا جس میں کسی انسان کی آمد و رفت نہیں تھی، اب سمجھا کہ حالت خراب ہے، سخت گرمی کا موسم، زندگی سے ناامید ہوا، پیاس بے انتہا تھی، خشک لُو اور رات بھر کا چلا ہوا کہ اتنے میں ایک درخت نظر آیا اور خدا شاہد ہے کہ میں اس خیال سے ادھر چلنے لگا کہ وہاں جان دے دوں، کیکر کا درخت تھا جس میں پتے بھی نہ تھے، تو زندگی کی ظاہری امید کوئی نہ تھی۔ وہاں پہنچا تو خدا کی شان کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑی اور ٹھنڈی مشک لٹکی ہوئی ہے اور ایک بدو نے پلاؤ کی ایک دیگ چڑھائی ہے اور بار بار کہتا ہے کہ اہلاً و سہلاً و مرحباً بضیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نبی کریمؐ کے مہمان کو خوش آمدید) فوراً پانی نکال کر پلایا اور پلاؤ کی پلیٹ بھر کر میرے سامنے رکھ دی، میں سمجھا کہ رحمت کا فرشتہ ہے جسے خدا نے یہاں بھیج دیا ہے۔ پھر اس نے چائے بنا کر پلائی، اور کہا کہ دوسری منزل کو ایک گھنٹے کا راستہ ہے، پہلی منزل تم نے ختم کر لی ہے۔ اور تمہارے رفیق آدھی رات کو پہنچیں گے۔ اور تم ابھی سے پہنچ گئے ہو اگر یہاں آرام کرنا چاہو تو تمہاری مرضی ورنہ ابھی روانہ ہو کر وہاں سو جاؤ، میں احتیاطاً اُسی وقت اکیلا روانہ ہوا۔ شفیہ منزل پہ پہنچا اور وہاں لیٹ گیا۔ صبح اشراق کے وقت ان کا قافلہ آیا بھائی بھی تھے اور مولانا چترالی بھی، انہوں نے مجھے دیکھ کر کہا کہ لوگوں نے تمہاری تلاش سے منع کر دیا تھا کہ زندگی ہو تو مل جائے گا ورنہ تلاش میں تم بھی ختم ہو جاؤ گے۔ الغرض میں نے یہ چشم دید واقعہ دیکھا کہ میرے لئے خدا نے جنگل کو منگل بنا دیا۔ میرے پاس کچھ پیسے چار پانچ قرش تھے۔ ساتھیوں کو دینے لگا کہ ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے کہا نہیں تم تو حضور اقدسؐ کے مہمان تھے۔ الغرض یہ سفر آخرت کا سفر ہے۔ تکالیف پیش آتی ہیں جن پر خوشیاں کرے، صبر کرے۔ اب تو موٹر ہے، برف ہے، پانی ہے، تربوز تک مل جاتا ہے۔ اور عرفات میں ہر چیز مہیا ہو جاتی ہے۔ اس زمانے میں لوگ منیٰ سے عرفات تک دو تین ریال کا پانی پی لیتے تھے۔ مولوی لطف اللہ صاحب (حضرت صاحب ملفوظات کے بھتیجے جو سامنے موجود تھے) کے والد صاحب نے ایک دفعہ صرف منیٰ سے عرفات تک ۵ ریال کا پانی خرید کر پیا، ٹھنڈا بھی نہ تھا، چھوٹے چھوٹے شربے (مٹی کی چھوٹی

سی صراحی) تھے۔ اس وقت لوگ اس سفر میں قدم قدم پر نفل پڑھتے تھے۔ تمام راستہ میں اوراد، اذکار اور تلاوت قرآن کرتے تھے۔ اور ہر چیز کو ذوق شوق سے دیکھتے تھے، اب تو لوگوں نے سفر حج کو تجارت بنا دیا۔ بازاروں میں گھومتے ہیں۔ مقصد ہی بھول گئے۔ اب نہ دعا ہے نہ ذکر و اذکار نہ تلاوت، کچھ وہاں سے لانا اور کچھ یہاں سے نکالنا تو صحیح حج بہت بڑی محنت ہے اور اس زمانہ میں تو یہی حج کی شکل میں جہاد رہ گیا ہے۔ اب کفار سے جہاد کہاں ؟ اب تو کفار، مشرک، بدعتی سب سے ملتے ہیں۔ ان کی نقلیں صورت سیرت چال ڈھال میں اتارتے ہیں۔ حرمین میں انگریزی بال، ننگا سر اور نکٹائی، معلوم نہیں کہ یہ کونسا مقام ہے۔؟ انبیاء کرام حرم مکی میں داخل ہو کر ادباً مع الحرم اپنے جوتے اتار لیتے تھے۔ ہم تو روضہ شریف تک غلاظتوں سے بھرے ہوئے جوتے لیجاتے ہیں ——— اور اصل چیز ادب ہے، اللہ تعالیٰ توفیق دے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت لباس صورت، سیرت، اخلاق و عادات میں نصیب کرے ——— پھر تو مزا ہے نہیں تو کچھ بھی نہیں ——— (جاری ہے)

داخلہ

جامعہ طبیہ اسلامیہ لائلپور

——— حکومت پاکستان کا منظور شدہ طبی ادارہ ———

● یہاں حکومت پاکستان کے مجوزہ ۴ سالہ نصاب کے مطابق طب اسلامی کی علمی اور عملی تعلیم و تربیت کا خاطر خواہ انتظام ہے۔ ● جامعہ کا اسٹاف مستند، ذی علم، اور تجربہ کار اطباء پر مشتمل ہے۔ ● دار الاقامہ (ہوسٹل) طبی لائبریری، معمل اور مطب عملی کی سہولتیں مہیا ہیں۔ ● جامعہ کا اسلامی ماحول، اسلامی مزاج کی تربیت میں ممد و معاون ہے۔ ● فارغ التحصیل طلباء کو پاکستان کے سرکاری اور نیم سرکاری طبی اداروں، شفاخانوں اور ڈسپنسریوں میں ملازمت کے حقوق حاصل ہیں۔

معیار داخلہ | میٹرک پاس ہونا ضروری ہے، عربی جاننے اور اسلامی مزاج رکھنے والے میٹرک پاس امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔

داخلہ جاری ہے ——— درخواستیں جلد بھجوائیے ——— پراسپکٹس مفت طلب کریں

پرنسپل: حکیم عبد اللہ خان فاضل الطب والجراحت، سابق پروفیسر طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

——— جامعہ طبیہ اسلامیہ۔ جناح کالونی۔ لائلپور ———